حرفِ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علمِ دین

سورۃ التوبۃ کی آیت ۱۲۲ میں غزوۂ تبوک کے بیان کے سیاق وسباق میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

> ''اور اہل ایمان ایسے نہیں کہ نکل پڑیں (جہاد وقتال کے لیے) سب کے سب۔ تو کیوں نہ نکلے اُن میں سے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ تا کہ وہ دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں اور تا کہ وہ اپنی قوم کو خبردار کریں جبکہ وہ لوٹ کر ان کی طرف آئیں' تا کہ وہ بھی بچ سکیں''۔

مفسرین نے اس آیۂ مبارکہ کے حوالے سے علم دین کی اہمیت اور فرضیت پر بحث کی ہے اور اس آیت کے مفہوم کو حدیث مبارکہ ''علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے'' کے ساتھ جوڑ کر حصول علم کے دو درجے' فرضِ عین اور فرض کفایہ' بیان کیے ہیں۔

علم دین کا حصہ جو فرضِ عین قرار پایا وہ ہے جس کے بغیر مسلمان نہ فرائض ادا کر سکتا ہے اور نہ ہی ممنوعات سے بچ سکتا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے کہ عقائد کا بنیادی علم حاصل کرے' طہارت ونجاست کے احکام سیکھے' نماز' روزہ اور دیگر عبادات کا علم حاصل کرے' جو چیزیں حرام یا مکروہ ہیں انہیں معلوم کرے۔ جس شخص کو بیع وشراء' تجارت وصنعت یا اجرت وغیرہ کے کام کرنے پڑیں اس پر فرضِ عین ہے کہ وہ ان امور کے مسائل واحکام جانے۔ غرض جو کام شریعت نے ہر مسلمان کے ذمے فرض وواجب کیے ہیں یا حرام ومکروہ قرار دیے ہیں ان کے احکام ومسائل کا علم حاصل کرنا بھی ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے۔ ان تمام کاموں میں اللہ کے کلام کا علم سب سے بلند اور مفید ہے۔ اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو سب سے بہترین قرار دیا جو قرآن کا علم خود حاصل کریں اور پھر اسے دوسروں تک پہنچائیں۔

علم دین کا کچھ حصہ فرضِ کفایہ کے درجے کا ہے۔ اس میں متذکرہ بالا علوم کی تمام جزئیات و فروعات' قرآن وحدیث کے تمام معارف' رسائل ومسائل اور ان سے مستنبط احکام وشرائع کی جملہ تفصیلات شامل ہیں۔ ظاہر ہے علم کا یہ درجہ نہ ہر مسلمان کی قدرت میں ہے اور نہ ہر ایک پر فرضِ عین ہے۔ البتہ لازم ہے کہ ہر علاقے یا بستی میں کچھ افراد ضرور ہوں جو اِن علوم کے ماہر ہوں' تا کہ ضرورت پیش آنے پر ان اہل علم سے رجوع کیا جا سکے۔

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی علمِ دین کے فروغ کے ضمن میں مساعی بھی اسی فرض کی ادائیگی کا حصہ ہیں۔ ماہِ رواں سے شروع ہونے والے کورسز کی تفصیل بیک ٹائٹل کے اندرونی صفحہ پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مساعی کو شرفِ قبول عطا فرمائے۔ ○○